نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ معہ محصول ۱ے

نمبر ۲ جلد ۴ | لودیانہ ۱۳ جنوری ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

نور افشاں

یہہ بات اب ظاہر ہو گئی ہی کہ جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند اپریل سنہ حال میں اپنے عہدہ سے استعفا دیویں گے اور ولایت میں اول کے عہدہ پر ممتاز ہونگے +

اِس استعفا کی نسبت بعض لوگوں کا گمان ہی کہ صاحب موصوف معاملات بروده کی باعث لارڈ صاحب استعفا دیتے ہیں اور بعض لوگوں کا قول ہی کہ حضور شاہزادہ صاحب پرنس آف ویلس کے دورہ کا انتظام صاحب موصوف کے منشاء موافق نہیں ہوا۔ اِس سبب سے یہہ امر ظہور میں آیا +

ہم کہتے ہیں کہ یہہ جو کچھ ہوا معاملات مالی کے سبب ہوا + لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر کی جگہہ جو گورنر جنرل کشور ہند ہوکر آوینگے اُنکا نام جناب رابرٹ بل ورڈلٹن صاحب ہی یہہ صاحب بڑے ہوشیار اور عالم ہیں اُنکی پیدایش ۸ نومبر ۱۸۳۱ میں ہوئی

صاحب ممدوح نے مقام ہارو اور مقام مانڈ ملک جرمن میں تعلیم پائی ✣

۱۸۶۰ء سے لیکر اب تک صاحب موصوف ملک امریکہ شہر واشنگٹن اور ملک یورپ میں شہر فلارنس ہیگ سینٹ پیٹرز برگ ویانا قسطنطنیہ لزبن میڈرڈ برلن وغیرہ میں ایلچی و سکرٹری رہ چکے ہیں ✣

صاحب فرینڈ آف انڈیا تحریر فرماتے ہیں کہ صوبہ بہار میں جو روپیہ شاہزادہ صاحب کی یادگاری کیواسطے جمع ہوا ہو اُسکی تعداد مبلغ چار لاکھ روپیہ کے ہو اور اُس روپیہ سے ایک مدرسہ صنعت و حرفت کاری کا جاری ہوگا اب اہل ہند کو ایسے مدارس کے جاری کرنیکا نہایت ہی عمدہ موقع ہی یعنے جو صاحبان ایسے مدارس جاری فرماویں اُنکی معاونت جناب سر رچرڈ ٹمپل صاحب بہادر فرماوینگے ان صاحب کی بدولت صوبہ بہار آجکل نہایت ہی آسودہ حال ہو رہا ہی ✣

صاحب شمس الاخبار لکھنو نے جو لکھا ہی کہ آیا اہل اسلام اپنے اصول و فروع میں کلام الٰہی کے بموجب خدا پرست ہیں یا بت پرست سو ہم متفق نہیں ہیں کیونکہ اس مضمون میں دیکھا گیا ہی کہ اہل اسلام اقانیم کو نہیں مانتے بلکہ ایک فرضی خدا مانکر بت پرست ٹھہرتے ہیں سو یہ بیجا خیال ہی کیونکہ بت پرست وے لوگ ہیں کہ جو ہاتھ کی بنائی ہوئی اشیا و تصاویر وغیرہ کو خدا کی برابر سمجھکر اُنکے آگے سجدہ کرتے ہیں ✣

ہم اپنے ہمعصر صاحب سے التماس کرتے ہیں کہ اس قسم کی تحریر سے سوائے فایدہ کے نقصان اُٹھانا پڑتا ہی ✣

حالانکہ ہمکو بھی یقین ہی کہ اہل اسلام خدا کی کلام کے بموجب خدا کو نہیں سمجھتے ہیں کیونکہ وے خدا کو وحدت فی التثلیث و التثلیث فی الوحدت نہیں جانتے مگر تب بھی بت پرستی کا الزام ہم اُنکے اوپر نہیں لگا سکتے ہیں ✣

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اشتہار دیتے ہیں کہ عالیجناب شاہزادہ صاحب پرنس آف ویلس ۱۰ جنوری ۱۸۷۶ء کو ۱۱ بجے دوپہر کے گورنمنٹ ہوس لاہور میں دربار فرماوینگے جملہ افسران سول ملٹری اُس روز حاضر ہونیکو بلائے گئے اور دیگر صاحبان جو دربار میں شامل ہونا چاہیں اور جو کہ ویسرائے یا لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں گورنمنٹ ہوس میں حاضر ہو چکے ہوں اُن سے درخواست کیجاتی ہی کہ وہ اپنے ٹکٹ تاریخ ۱۱ جنوری یا قبل اُسکے ایڈی کمپ لفٹنٹ گورنر کے پاس لاہور بھیجدیں ✣

جبکہ شاہزادہ صاحب پرنس آف ویلس پونا میں رونق افروز ہوئے تھے ایک دیسی کاریگر نے نیم تصویر شاہزادہ صاحب ممدوح کے پیش کی تھی۔ شاہزادہ صاحب نے فیاضانہ مہربانی سے نذر کو قبول فرماکر مبلغ دو سو روپیہ انعام کے طور مرحمت فرمایا ✣

حسب فرمان شاہی جناب ملکہ معظمہ فرمانروائی انگلستان و ہندوستان والیان ملک ہند راجگان و نوابان با اختیار و رؤسائے ذی اقتدار و حکام والا تبار کے اظہار عظمت کیواسطے جسقدر اضراب القاب تعظیمی مقرر ہوئے ہیں اُنکا شمار بقید اسما پرچہ آئندہ میں ہم نذر ناظرین کرینگے ✣

جو مفسدہ رنگون میں ہوا تھا اُسکی کیفیت ہم نذر ناظرین کر چکے ہیں ہمکو معلوم ہوا ہی کہ ۱۳ آدمی اس مفسدہ کے بانی مبانی نکلے اُنکے اظہار لیکر دورہ سپرد کئے گئے ✣

سلطان روم نے ایک کونسل جسمیں عیسائی اور مسلمان ممبر شامل ہیں اُن انتظاموں کی تعمیل کی نگرانی کیواسطے مقرر کی ہی جنکا سلطان نے وعدہ کیا ہی ✣

اگر سلطان پہلے اول ہی سے ایسا کرتے تو یہہ نوبت کیوں پہنچتی ہمکو اب بھی یقین نہیں ہی کہ وہانکے علما عیسائیونکی اسکے حقوق کو تسلیم کرینگے

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بختیار کا آڑھتی کی دکان پر جانا اور پوج جی کا شام کے وقت سرا میں آنا

یہہ قصہ سنکر سب سامعین پوج جی سمیت کانوں پر ہاتھ رکھکر کہنے لگے کہ بھائی انگریزوں کی نسبت آگے تو کبھی ایسا اتہام سننے میں نہیں آیا یہہ نیا شگوفہ آج ہی کھلا ہی۔ منصور بولا اتہام کیسا میں نے تو اصل واردات بلاکم و کاست بیان کر دی ہی آپ اُسکو خواہ اتہام سمجھے خواہ شگوفہ مانئے بھلا مجھکو کیا پڑی تھی کہ بناوٹ کی کہتا ہاں اوائل میں انگریز ضرور اچھے ہوتے تھے جو اپنی تجربہ کاری اور جہاندیدگی کے باعث سبھی کی خاطر داری کرتے اور ہر ایک سے محبت کے ساتھ پیش آتے تھے اور سب تعریف بھی اُنکی ہر ادنے و اعلے کی زبان پر تھی مگر اب ویسے نہیں رہے نہ اشرافوں کی اُنکے یہاں وہ قدر رہی ہی اور نہ غریبوں کی پرورش بلکہ مکتبوں کے لڑکے جو انگلستان سے نئے حاکم بنکر آتے ہیں جب ایسے وسیع ملک کا انتظام اپنے ہاتھ میں دیکھتے ہیں تو جھٹ کچھ اور کے اور ہی بنجاتے ہیں دماغ گویا آسمان پر چڑھجاتا ہی اور بڑے درجہ کے خود بین اور خود پرست بن بیٹھتے ہیں سخت مزاجی کو اعلی درجہ کی لیاقت سمجھ رکھتے ہیں اور ہندوستانیوں کے دلمیں اپنا خوف بٹھلانا عملی حکمت بتاتے ہیں اپنے ہی علم اور وسائل کو فوقیت دیتے ہیں اور ہر طرح کھینچ کھانچ کر اپنے رای کے بموجب ہی عملدرآمد کراتے ہیں۔ بھائی جیسا میں بعض دانا مزاج انگریزوں کی زبان سے سن چکا ہوں

اگر صحیح ہی تو میری بات سچ کر کے مانو کہ آج کل کے انگریزنکی خوشنودی محض اچھا کھلانے اور اچھا پلانے پر آرہی ہی اور زبانی خوشامد و آمد یا مدح وغیرہ کی وہ کچھ پروا نہیں کرتے مگر ہم غریبوں کے ہاتھ میں سوا اسکے کہ جھک کر سلام کریں یا جو کچھ وہ فرماویں دل و جان سے بجا لاویں اور کیا ہی۔ پوج جی بختیار کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہو بھئی یہہ کیا معاملہ ہی تم تو مدت تک انگریزوں کی صحبت رہتے رہے اور رشن میں تعلیم پانیکے سبب شاید اُنکی اصلی غرض پر بھی آگاہ ہو گئے ہو گے بتاؤ اُنکی نیت پنجاب کی نسبت کس قسم کی ہی خیر کی یا جیسا یہہ کہتے ہیں محض شر کی۔ بختیار نے ایما پاتے ہی جواب دیا کہ فی الحقیقت انگریزاور ہندوستانیونکی طبایع میں زمین و آسمانکا فرق ہی اسملک کی نسبت اُنکی خیرخواہی اور خیراندیشی کے اصول ایسے نہیں کہ یکایکی ہمارے لوگونکی فہمید میں آسکیں اور نہ اُنکی دینداری پہچاننیکی ہم میں پوری لیاقت ہی۔ پوج جی بولے بھئی ایسے زود رس تو ہم نہیں کہ معنے بھی سمجھ لیں مہربانی کر کے ذرا تفصیل کے ساتھ کہئے بختیار بولا۔ صاحب۔ انگریز لوگ اپنی دینداری اُس نہج پر ظاہر نہیں کرتے جسطرح کہ آپ لوگونکے ذہن میں سمائی ہوئی ہی آپ تو اُسکو دیندار سمجھتے ہیں جو گھر بار چھوڑ چھاڑ کچکول ہاتھ میں لے نرا بھکر کے ٹکروں پر ہو جاوے اور بھنگ کے ترنگ یا چرس کی۔ بوست سے دماغ خشک کر کے ہمیشہ بکواس کرتا پھرے یا بدن پر بھبوت لگا جٹیں رکھوا ناخن بڑھائے ہوئے مرگ چھالا بچھا کسی کسی درخت کے تلے دھونی رمائے ہوئے چپ چاپ بیٹھا رہے نہ کسی سے بات نہ کلام نہ مجرا نہ سلام اگر کسی نے کچھ پوچھا تو جواب بالکل ندارد روپیہ پیسہ کسی نے اگر دیا تو ویسا ہی اُٹھا دیا موہن بھوگ یا لڈو بتاشے ئے تو آس پاس کے لوگوں میں بانٹ دیئے اگر کوئی برکت کی استدعا میں مدتوں سر پٹکتا رہا تو مشکل سے ایسا ذو معنی جواب دیا جس سے نہ ہاں نکلے نہ ناہ۔ یا کوئی سر کے سارے بال نوچ ناچ گنجے کی صورت بن منہہ پر کپڑا باندھ جوزی ہاتھ میں لے راستہ جھاڑتا پھرے اِس خوف سے کہ پاؤں کے بوجھ یا منہہ کی بھاپ سے کسی جیو کا نقصان نہ ہو ورنہ بیر بھاو قائم ہو کر دونوں کو ایک دوسرے کے حالت میں لا پورا انتقام دلائے بغیر نہیں رہیگا یعنے کیڑا آدمی اور آدمی کیڑا بنیگا اور جیسا آدمی نے اب کیڑے کو کچلا یا نگل لیا ہی ویسا وہ بھی آدمی کے ساتھ کر چھوڑیگا اور جب تک ایسا نہ ہوے تب تک جنم مرن یا کایا پلٹنے سے کبھی چھٹکارا نہیں ہوگا نہ خدا کی بخشش اسمیں کام دیسکیگی اور نہ انسان کے اپنے عمل مگر انگریز لوگ ایسے مسئلہ کو دائمی نہیں سمجھتے وہ ہر وقت خدا کی بخشش کے اُمیدوار رہتے ہیں اور ساری دینداری اپنی اپنے چال چلن پر منحصر جانتے ہیں یعنے سچ بولنا اور جھوٹھ سے احتراز کرنا لوگوں کے حقمیں نہ صرف برا کرنیسے باز رہنا بلکہ حتی الوسع اُنکی بھلائی میں کوشش کرنا دنیا میں رہکر دنیا کو فائدہ پہنچانا اور روحانی بہتریکو سب پر مقدم سمجھنا اُنکا دستور العمل ہی۔ بھائی میرے انگریز لوگ اگر اسملک کے فیاضونکیطرح ہر وقت عام سدا برت جاری رکھتے اور آئے گئے ہزاروں کو بیدریغ کھلاتے پہناتے تو شاید آپ اُنکو سخی کہتے مگر اُنکا معاملہ یہہ نہیں ہی اُنکا عقیدہ ہی کہ انسان کو کبھی بیکار رہنا نہ چاہئے اور حتی المقدور دوسرے سے مدد لینا بغیر اُسکا بدلہ دینے کے بیجا ہی آدمیت ایسی ہی کا نام ہی کہ آدمی جب تک توانا ہی کسی دوسرے سے کچھ تمنا نہ رکھے ورنہ اِس قسم کی فیاضی جس سے ایک چنگا بھلا آدمی بیدست و پا ہونا سیکھے اُنکے یہاں معیوب ہی چنانچہ جب کوئی سست الوجود بھوکھا اور ننگا اُنکے نزدیک پر جاکر اپنے آپ کو ناحق خیرات کا مستحق بناتا ہی تو انگریز لوگ معلم بنکر تعلیم کی نسبت اُسکو صاف جواب دیکر نکال دیتے ہیں تا کہ عبرت پاکر اپنے ہاتھ پاؤں کی محنت مزدوری سے اپنا آپ سنبھالنا سیکھے اور اِسقدر پس انداز کرے کہ اپنے واجبی خرچ کے بعد اصلی معذور یعنے لنگڑے لولوں اور اپاہجوں کی امداد کرے سو وہ لوگ ہمارے ملک کے بھبوت لگائے ہوئے اور رنگوا کر اپنے جوئے بنے کئے فقیروں کو بڑے مکار اور ہماری قوم کے بارج سمجھتے ہیں کیونکہ ملکی پیداوار کی ترقی میں ہمارے ساتھ ملکر کچھ مدد نہیں دیتے اور اُسکے صرف کر نہمیں سب سے اول موجود ہیں بس اُنکو محنت کرنے اور بدلہ دینے کی عادت سکھانی چاہئے بلکہ ہو سکے تو آوارہ گردیکے جرم میں اُنکو جیل خانہ میں ڈالکر اِس امر کا عادی بنانا واجب ہی اب تبلائیے ایسی قوم کی دینداری جسکے خیالات اِس قسم کے ہوں کیونکر پہچانی جائیگی۔ باقی آیندہ

بقیہ اہل اسلام کے اعتراضونکے جواب میں

یہہ ایسا ہی جیسے ایک یونانی حاکم لیکرگس نے یہہ دیکھ کر کہ لالچ سے بڑی خرابی ہوتی ہی سونے چاندی کا سکہ بنانا اور استعمال میں لانا بالکل منع کر دیا۔ اگر کوئی شکم پرست ہو تو اُس کے لئے نقصان ہی۔ دیکھو روٹی کھانے میں نہیں بلکہ بد پرہیزی میں گناہ ہی۔ روپیہ حاصل کرنے میں نہیں بلکہ خیانت اور لالچ میں گناہ ہی۔ اسیطرح

شراب پینے میں نہیں بلکہ بدپرہیزگی میں گناہ ہی اِسی واسطے بیبل میں شراب پینا منع نہیں ہی- اور کسی نبی نے کبھی منع نہیں کیا لیکن متوالا ہونا اکثر منع ہی- اور صاف لکھا ہی کہ کوئی متوالا بہشت میں داخل نہ ہوگا- اگر تم کسی دانا طبیب سے دریافت کروگے تو وہ مے اور شراب کے بہت فوائد بیان کریگا کہ اکثر اوقات اِس سے جان بچ جاتی ہی- تو بھی اسلئے کہ اُسکی کثرت سے بہت نقصان ہوتے ہیں- بہتر ہی کہ بغیر سبب کے ہم نہ پئیں- میرے بھائیو یقین کرو کہ خدا کی مصنوعات میں کوئی چیز بیفائدہ نہیں اگر ہم اُن کو اُسکی مرضی کے موافق استعمال میں لاویں تو اُن کے فایدے معلوم ہوتے ہیں +

پھر محمدی لوگ کہتے ہیں کہ عیسائی نماز نہیں پڑھتے باوجودیکہ عیسیٰ نماز پڑھتا تھا- لیکن دریافت کرنا چاہئے کہ نماز کیا یہی کہ آدمی جھکے اور پھر کھڑا ہووے یا سر زمین پر رگڑے عربی یا عبرانی یا سریانی زبان میں جس کو وہ سمجھتا نہیں چند الفاظ پڑھے جس سے اُس کے دل پر کچھ تاثیر نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ اُنکے معنے نہیں جانتا ہی- عیسیٰ مسیح نے اِس طرح نماز نہیں پڑھی اور نہ اپنے شاگردوں کو اِسطرح سکھلائی ہی- وہ اکثر اوقات پہاڑ پر یا باغیچہ میں لوگوں سے پوشیدہ ساری رات دعا مانگنے میں گذارتا تھا- اور اپنے شاگردوں کو کہتا کہ مانگو تو تم کو ملیگا- ڈھونڈھو تو تم پاؤگے- کھٹ کھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا- اِسلئے مناسب ہی کہ ہم ہمیشہ دعا مانگیں اور اُس میں سستی نہ کریں- اُس نے اِس مضمون کی ایک تمثیل سنائی کہ کسی شہر میں ایک غریب بیوہ تھی اور اُسی شہر میں ایک بے انصاف قاضی بھی رہتا تھا- اُس بیوہ نے بار بار جاکے اُس قاضی کے پاس عرض کی- قاضی نے اُسکی ہرگز نہ سُنی- جب وہ بہت دفعہ اُس پاس آئی گئی تو اُس نے کہا کہ اگرچہ نہ میں خدا سے ڈرتا اور نہ آدمی کی کچھ پرواہ رکھتا ہوں تو بھی میں اِس عورت کا انصاف کروں- ایسا نہ ہو کہ وہ بار بار آنے سے میرا دماغ خالی کرے- پس خدا جو مہربان ہی وہ کس قدر زیادہ اپنے برگزیدوں کا انصاف کریگا- پھر لکھا ہی کہ روزمرہ دعا مانگو- عیسیٰ نے کہا کہ خدا روح ہی- اور ضرور ہی کہ وے جو اُسکی بندگی کرتے روح اور سچائی سے کریں- پھر اُسنے فریسیوں کو جو بڑے نماز گزار تھے اور بڑے لالچی اور ظالم بھی تھے کہا کہ ای ریاکارو تم سفید قبروں کی مانند ہو جو باہر سے بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں پر اندر سے مُردوں کی ہڈیوں اور ہر طرح کی ناپاکی سے بھری ہیں- ای ریاکارو تم افسوس کہ بیواؤں کے گھر نگلجاتے ہو اور مکر سے لمبی چوڑی نماز پڑھتے ہو- اِس سبب سے تم زیادہ تر سزا پاؤگے انتہا- پھر عیسیٰ نے کہا کہ جب تم دعا مانگو اپنی کوٹھری میں جاؤ- اور پوشیدگی میں اپنے باپ سے دعا مانگو اور وہ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہی ظاہر میں تمکو بدلہ دیگا- پھر کہا کہ جب تم دعا مانگو تو کہو ای ہمارے باپ جو آسمان پر ہی تیرے نام کی تقدیس ہو وغیرہ- پھر اُس نے کہا ہی کہ آپس میں اکھٹے ہو کے ایک دوسرے کو نصیحت کرو- اِن باتوں کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ نماز نہایت ضروری کام ہی- بلکہ آدمی کی جان کے برابر ہی- لیکن اگر وہ دل اور جان اور سمجھ سے نہ ہو تو وہ بالکل بیفائدہ اور جھوٹی ہی- پھر معلوم ہو کہ ریاکاری سے نماز پڑھنا بڑا گناہ ہی- نماز اکثر اپنے گھر میں لوگوں سے علیحدہ ہو کر پڑھنی چاہئے- پر نصیحت سننے اور عبادت کرنے کے لئے اکٹھا ہونا فرض ہی + باقی ہفتہ آیندہ

جلسہ سالیانہ مشن اسکول لودیانہ

آج ہم اپنے وعدہ کے موافق جلسہ سالیانہ مشن اسکول لودیانہ کی مفصل کیفیت ہدیہ ناظرین کرتے ہیں یہہ جلسہ ۵ جنوری سنہ حال کو چھ بجے صبح کے منعقد ہوا- جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و دیگر حکام ضلع و جناب پادری روڈالف صاحب و جناب پادری ویری صاحب و جناب پادری نیوٹن صاحب پرنسپل اسکول مذکور اور صاحبان عیسان شہر لودیانہ اِس جلسہ میں تشریف لائے +

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ایک سپیچ در باب فواید و ترغیب تحصیل علوم کی بیان فرمائی جو حاضرین جلسہ نے بڑی رغبت سے سُنی +

اِس جلسہ میں ایک کیفیت جو منشی گنڈا مل صاحب نے پڑھ کر سُنائی ہی اُسمیں کچھ حال تواریخی بھی مشن اسکول کا درج ہی اور خصوصاً جاری کرنے مدرسہ نسوان کا خیال ہی اگر اِس شہر کے رئیس و صاحب مقدور کچھ توجہ فرماویں تو کچھ بڑی بات نہیں ہی ایک مدرسہ زنانہ قائم ہو سکتا ہی +

مگر یہہ حاجت بھی اُس زنانہ مشن اسکول سے رفع ہو سکتی ہی جو مشن نے اپنی طرف سے مشن احاطہ میں قائم کیا ہی اور جسکا ذکر نورافشاں مطبوعہ ۲۰ر دسمبر ۱۸۷۵ء میں شایع ہو چکا ہی

جب سب صاحب اپنی اپنی تقریر میں در باب فوائد علوم کے بیان کر چکے طلبہ کو انعام تقسیم کیا گیا وہ وقت طلبہ کی نہایت ہی خوشنودی کا وقت تھا- کسیکو نقدی کسیکو کتابیں قلمدان و پارچہ وغیرہ انعام میں ملے کل انعام جو تقسیم ہوا ۲۰۰ کا تھا +

بعد اسکے جناب پادری روڈالف صاحب نے ایک عمدہ تقریر بیان کی اس تقریر میں صاحب موصوف نے اپنی تجربہ کاری و بنیاد اسکول مذکور الصدر کی کیفیت بھی سُنائی +

ہمارا یہہ کہنا ہرگز مبالغہ میں داخل نہیں ہوسکتا ہی کہ اس اسکول نے بہت ہی ترقی کی اور تمام پنجاب بھر میں اس درجہ کا یہہ ایک ہی اسکول ہی اور اس اسکول کے بہت صاحب جنہوں نے یہاں تعلیم پائی ہی آج اچھے اچھے معزز عہدوں پر نظر آتے ہیں +

غرض کہ یہہ چشمہ فیض جو امریکن مشن کیطرف سے یہاں جاری ہی ہزاروں لوگوں نے یہاں سے فیض پایا اور پاتے چلے جاتے ہیں بقول شخصے گر نہ بیند بروز شپر چشم + چشمہ افتاب را چہ گناہ - اگرچہ بعض حاسدوں نے اس مشن اسکول کی نسبت اپنی بیہودہ رائی ایک خودغرض اخبار میں ظاہر کی مگر دیکھنا چاہئے کہ یہاں کیسی ترقی ہوئی اور کیا عمدہ انتظام ہی +

یہہ ایک اور خوشی انڈین مرر کلکتہ سے ہمکو معلوم ہوئی کہ یہاں کے دو طالب علم کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان میں پاس ہوئے ہیں +

اب ہم وہ کیفیت جو منشی گنڈا مل صاحب نے جلسہ میں پڑھکر سُنائی تھی درج اخبار کرتے ہیں اور وہ یہہ ہی +

ای صاحبان و شاہزادگان و رؤسا شہر نہایت ہی خوشی کا مقام ہی کہ آپ سب صاحبان آج اس جلسہ میں شامل ہوئے آپکی اس مہربانی و توجہ دلی کا شکریہ ہم سب پر لازم بل الزم ہی اور زیادہ تر خوشی اسبات میں ہی کہ جناب میجر گرڈن صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جبسے اس ضلع میں تشریف لائے ہیں ہر سال رونق افروز جلسہ امتحان ہو کر اپنے دست مبارک سے طلبا کو انعام تقسیم فرماتے ہیں +

ای صاحبو - خداوند کریم نے انسان کو جامہ بشریت عطا کر کے جوہر نطق عنایت فرمایا اور اُسے اپنی ساری کائنات پر اشرف المخلوقات ٹھہرایا ہی اس لئے سب پر فرض ہی کہ اپنے تئیں افعال حسنہ اور تحصیل علم میں جو ایک گوہر بے بہا اور شناخت خدا کے لئے ایک اعلے وسیلہ ہی مصروف رکھیں اور منہیات سے حتی الامکان دور رہیں - چونکہ تحصیل علم کے واسطے ہماری مہربان اور عادل گورنمنٹ نے جابجا مدارس مقرر فرما کر ہر طرح کے وسایل مہیا کئے ہیں اور ہر طرح کی مشکلات کو آسان کر دیا ہی جتنے کہ زمانہ سابق میں جو کتابیں ازبس کمیاب اور بصرف کثیر بھی بمشکل دستیاب ہو سکتی تھیں اب بتوجہ سرکار بباعث افراط مطبعوں کی عمدہ عمدہ کتابیں جزوی خرچ سے بآسانی مل سکتی ہیں پس باوجود اسکے اگر کوئی اُس بیش بہا گوہر یعنے تحصیل علم سے بباعث اپنی غفلت کے محروم رہے تو وہ اپنے تئیں فضیلت کے درجہ سے گرا کر نہایت ہی ذلیل ٹھہراتا ہی اس امر میں سب سے اول ہمارا فرض ہی کہ گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا جائے - آپ صاحبان پر اظہر من الشمس ہی کہ ملک پنجاب میں شروع عملداری سرکار انگلشیہ میں اسی شہر کے درمیان انگریزی اسکول امریکن پادری صاحبان کی مہربانی سے قائم ہوا اور اس چشمہ فیض کے فیض سے صدہا لوگوں نے فیض حاصل کیا اور منزل مقصود کو پہنچکر اعلے عہدے مختلف دفاتر میں پائے جتنے کہ کوئی شہر اور دفتر ملک پنجاب میں ایسا نہوگا جسمیں یہاں کے تعلیم یافتوں میں سے کوئی موجود نہو بلکہ ایسے عہدوں پر جنسے بڑھکر باشندگان ہند کے لئے اور رتبہ ملنا محال ہی مثلاً ایکسٹرا اسسٹنٹی و تحصیلداری و ہڈکلرکی و ہڈماسٹری و اسسٹنٹ انجنیری وغیرہ مراتب پر کامیاب ہوئے +

ثانیاً جبسے سررشتہ تعلیم و سلسلہ امتحان کلکتہ یونیورسٹی وغیرہ ملک پنجاب میں شروع ہوا اسی اسکول کے طلبا ہر سال برابر کامیاب ہوتے رہے بلکہ ایک طالب علم کل پنجاب میں درجہ اول رہا اور بعض نے بی اے اور ایم اے کا درجہ حاصل کیا چنانچہ اس مرتبہ بھی دو طالب علم انٹرنس کلکتہ یونیورسٹی میں کامیاب ہوئے اور ۱۳ طلبا امتحان مڈل میں شامل ہوئے جسکا نتیجہ تا حال دریافت نہیں ہوا مگر یقین ہی کہ اکثر اُنمیں سے بھی کامیاب ہونگے +

ان سب امورات کے واسطے ہمکو پادری صاحبان موصوفین کا شکرگذار ہونا چاہئے جنہوں نے اسقدر سفر دور و دراز اور مفارقت خویش و اقارب اختیار کر کے ہماری بہبودی و فایدہ کو مدنظر رکھا اور ہر طرح کی محنت و مشقت کو گوارا فرمایا +

ثالثاً ہر سال تعداد طلبا اور انتظام تعلیم میں بڑی ترقی ظہور میں آرہی ہی چنانچہ فی الحال طلبا کی تعداد موشتوں کے ۰۰ھ سے زیادہ ہی اور یہہ سب نتیجہ ترقی تعلیم اسکول ہذا کا بہ نگرانی جناب پادری صاحب مہتمم حال اور بابو مدن موہن منڈل صاحب ہڈماسٹر سے جو ازبس خلیق لئیق و ہوشیار ہیں اور ماسٹر غلام قادر صاحب کی خوش خلاقی اور خوبی تعلیم سے جو ایک تجربہ کار اور بے نظیر مترجم اور ماہر علوم ہیں و نیز علے قدر مراتب دیگر ماسٹران کی جانفشانی سے ظہور میں آرہا ہی - پس اب آپ صاحبان خصوصاً حکام اور صاحبان

ہنود سے بکمال عجز یہہ التماس ہی کہ جس طرح سے جناب میجر گرڈن صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و ممبران منیوسپل کمیٹی نے شروع سال آئیندہ سے اِس اسکول کی امداد کے واسطے ۵۰ ماہوار دینا منظور فرمایا ہی اُسیطرح سے آپ صاحبان تعلیم نسوان یعنے اہل ہنود کی لڑکیونکے باب میں بھی اِس شہر میں کچھ انتظام فرماویں تاکہ لڑکیاں مثل لڑکوں کے تعلیم پاکر اور علم و ہنر سے ماہر ہوکر باعث نیک نامی اپنے خاندان کے ہوں اور طرح طرح کی جہالت اور خرابی جو باعث بے علمی کے اِس ملک میں پھیل رہی ہی یک لخت رفع ہو جاوے اور یہہ شہر اور جگہوں کیلئے ایک نمونہ بنجاوے آپ صاحبان کی توجہ سے سب کچھ ہو سکتا ہی بشرطیکہ آپ کی طرف سے تھوڑے سے تحریک ہو ۱۸۷۵ء میں پادری برگن صاحب نے بڑی جد و جہد اور کمال شوق سے اہل ہنود کی لڑکیوں کی تعلیم کے واسطے ایک مدرسہ جاری کیا تھا جسمیں چند ماہ کے درمیان خاطر خواہ ترقی ظہور میں آئی لیکن افسوس ہی کہ صاحب موصوف کی تبدیلی اور عدم توجہگی لوگوں سے مدرسہ مذکور بند ہوگیا۔ مگر اِسمیں کچھ شک نہیں کہ اگر آپ صاحبان اِس امر اہم میں تھوڑا سا شوق اور سعی ظاہر فرماویں تو پادری صاحبان کو ایسے مدرسے کے اجرا سے کچھ دریغ نہوگا اب میں اِس تحریر کو اِس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ ہمارے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور آپ صاحبانکو سلامت رکھکر توفیق خیر عنایت فرماوے ✣

مراسلات

جاگنا یا بیدار ہونا کیا ہی

ہر ایک شخص اِس بات کو جانتا ہی۔ کہ ظاہری خواب یا نیند کیا چیز ہی۔ اسحالتمیں جسم کی ساری طاقتیں یا لیاقتیں تھوڑا وقت معطل رہتی ہیں یعنے آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں۔ زبان کو بولنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ اور ہاتھ پاؤں حرکت نہیں کر سکتے۔ تو بظاہر بدن بے حس و حرکت اور مردہ سا پڑا نظر آتا ہی۔ پھر ہم سب جانتے ہیں۔ کہ خواب سے بیدار ہونا یا جاگ گیا ہی۔ یہہ ہی۔ کہ گویا جسم نے جو بیحس و حرکت پڑا تھا۔ ازسرنو زندگی پائی۔ آنکھوں کو قوت بینائی اور کانوں کو طاقت شنوائی پھر حاصل ہوئی۔ یا کنایۃً کہہ سکتے ہیں۔ کہ گویا آب رفتہ در جو آمد ✣

لیکن ایک اور قسم کی خواب بھی ہی۔ جسکا نام روحانی خواب ہی (یعنے روح کا حالت خواب میں ہونا) کون ایسا شخص ہی۔ جو اِس بات سے انکار کرے۔ کہ صدہا بلکہ ہزارہا لوگ (انسان) اِسی خواب غفلت میں پڑے بیخوف و خطر نہیں سوتے ہیں۔ ورنہ کیا باعث یا کیا دلیل ہی۔ کہ جب اُنہیں آنیوالے غضب الٰہی کی خبر دیجاتی ہی۔ تو بہت تھوڑے اُس سے بچنے کے لئے قدم اُٹھاتے ہیں۔ اگرچہ بہشت کا دروازہ کھلا پڑا ہی۔ پر تھوڑے داخل ہونیکی کوشش کرتے اور اگرچہ خداوند مسیح نے اپنا بے بہا خون اُنکے خاطر بہایا۔ پر بہت کم لوگ اُسکی پروا کرتے ہیں۔ اب یہہ بات جاننے کے لئے کہ یہہ خواب غفلت جو اِنسان پر چھائی ہوئی ہی۔ اُسکا آغاز کہاں سے ہوا۔ کتاب مقدس میں پیدایش کے ۳ باب اور رومیوں کے خط کے ۵ باب پڑھنے سے معلوم ہو جاویگا۔ کہ جب آدم و حوا نے خدا کی نافرمانی کی۔ یعنے جب گناہ اِس دنیا میں آیا۔ تب ہی سے اِنسان کی روح پر ایک غشی کی سی حالت طاری ہوگئی۔ اور تب ہی سے یہہ خواب غفلت میں پڑی سوتی ہی۔ اور یہی خاص سبب ہی۔ کہ سب اِنسان جسمانی یا دنیوی کاموں میں کیسے ہوشیار اور چالاک پر روحانی باتوں یا خیالوں سے بالکل بے پروا اور مردہ نظر آتے ہیں۔ پیارے بھائی اِن چند سطور کے پڑھنے والے۔ شاید تمہارا بھی کبھی یہی حال تھا۔ شاید تم دس۔ بیس۔ بلکہ چالیس برس تک قیامت کی سزا اور روح کی نجات سے بالکل لاپروا تھے۔ شاید تم نے اصطباغ بھی پایا۔ اور عیسائی بھی کہلاتے رہے۔ پر درحقیقت خداوند مسیح سے تم بالکل بیگانہ اور ناواقف تھے۔ تو اب ذرا غور تو کرو۔ کہ یہہ تمہاری حالت کیسی تھی۔ تمنے بہشت کی بابت سُنا ہوگا۔ پر پروا نکی۔ دوزخ کے عذاب کا بیان آیا ہوگا۔ لیکن تمنے قصہ کہانی سمجھ چھوڑا شاید تم زبان سے دعا بھی مانگتے تھے۔ اور نماز میں ہمیشہ بلاناغہ حاضر ہوا کرتے تھے۔ مگر دل دعا کی حقیقت اور نماز کی ماہیت سے بالکل بے بہرہ تھا۔ شاید تمنے وعظ و نصیحت بھی بہت دفعہ سُنی۔ خدا کا پاک کلام بھی روز بروز پڑھا۔ پر کچھ فایدہ نہ اُٹھایا۔ اب تمہاری اِس حالت کو میں کسطرح خواب کی حالت نہ کہوں۔ کیونکہ تم میں کچھ زندگی نہیں تھی۔ لیکن اب شاید خدا کے فضل سے تمہاری حالت بالکل بدل گئی ہی۔ اب تمکو وہ چیزیں نظر آتی ہیں۔ جنکا تمہیں تھوڑے مہینے یا تھوڑے سال پیشتر کچھ خیال بھی نہیں تھا۔ گویا کہ اب تم جاگ پڑے ہو۔ اور اِس بات کی تلاش میں ہو۔ کہ کس طرح سے گناہ کی معافی اور روح کی نجات حاصل ہووے۔ اور کس طرح تم خدا کے برگزیدے بندوں میں شمار کئے جاؤ۔ تمہاری اُس دولتمند کے لڑکے کی سی حالت ہی۔ کہ جب اُسکو ہوش آئی تو اُسنے کہا۔ کہ میں اُٹھکر اپنے باپ پاس جاؤنگا۔ اور کہونگا۔ کہ اے باپ مینے تیرا اور آسمان کا گناہ کیا ہی۔ اور اِس لایق نہیں ہوں۔ کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں۔ یا مقدس پولوس کی مانند جو پہلے مسیح کا سخت دشمن تھا۔ اور پھر اُسکا پکا تابعدار اور پورا جان نثار بنا۔ تمہاری

بھی حالت بدل گئی ہی۔ کیا تم اپنے آپ ایسا نہیں پاتے ہو۔ جیسے کوئی شخص سوکے اُٹھے۔ کیا تم اپنے آپ کو نئی دنیا میں نہیں دیکھتے ہو۔ کیا نو پیدائش کے راز سے تم اب واقف نہیں ہوئے۔ ہاں بیشک تمنے نئی زندگی پائی۔ تمہارے دل کے خیالات بھی نئے ہیں۔ نئی نئی چیزوں کے فکر میں ہو۔ نئی اُمیدوں اور نئی خواہشوں سے تمکو خوشی اور سرور حاصل ہوتا ہی۔ اور نئے آقا کی خدمت میں حاضر آئے ہو ✣ باقی آیندہ

اخبارات مُلکی و ولایتی

جنگ پراک۔ ہمارے ناظرین اخبار کو معلوم ہو کہ آجکل پراک پر سرکار کی فوج کشی ہو رہی ہی چنانچہ حال میں جو خبر آئی وہ یہہ ہی ✣

کہ پراک کی فوجیں زیر حکم جنرل کول برن صاحب اور راس صاحب کے دریائے پراک کے شمالی جنوبی جانب ترقی کر تی جاتی ہیں۔ سلطان اسمٰعیل پہاڑنگ کو فوج اکٹھی کرنے کے واسطے گیا ہی۔ دسویں رجمنٹ کے حلقہ زیر حکم لفٹنٹ ہنکسن اور پیٹن صاحب چارسو آدمیوں قوم ملایا پر جو بمقام سونجی اجنگ لڑائی کا دمدمہ باندھے ہوئے پڑے تھے حملہ کیا طرفین میں لڑائی ہوئی۔ انگریزوں کی طرف کے ۱۳ آدمی مارے گئے دس زخمی ہوئے۔ دشمن کی جانب سے ۱۲ آدمی مقتول اور بیشمار مجروح ہوئے حلقہ فوج بعد کا مقام اجنگ میں بلا لیا گیا۔ کرنیل اینسن صاحب بمقام ملیکا میں بلائے ہیں۔ یہاں معاملات بالکل راستی پر نہیں ✣

ایک اور خبر آئی کہ پراک کی فوجیں زیر حکم کرنیل کول برن صاحب کے لڑائی کے کام میں چالاکی کے ساتھ مصروف ہیں۔ چنانچہ اندنوں انگریزی فوج نے قریب مقام کنتا بلانجا کے پہنچکر وہانکے مواضعات کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ سلطان اسمٰعیل وہاں سے چلا گیا۔ ملایا کے گروہ نے بھاگتے ہوئے انگریزی اڈونس گارد پر حملہ کیا اس خبر وحشت اثر کے توپخانہ سے توپیں چھوڑنی شروع کر دیں ✣

قیدیوں کا حملہ۔ آگرہ کے جیل خانہ میں مسٹر ٹیلر صاحب سپرنڈنٹ جیل پر ۱۲ دسمبر کو قیدیوں نے حملہ کیا۔ ۲۴ دسمبر کو سات اُن میں سے سپرد عدالت سیشن ہوئے۔ ۴ کو عبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔ ۳ قیدیوں کو ایک سال کی سزا سخت بامشقت اضافہ کی گئی ✣

کہتے ہیں کہ جب صاحب موصوف ایک مریض قیدی کو جھک کر دیکھ رہے تھے تب قیدیوں نے اینٹ پتھر سے اُن پر حملہ کیا اور ایک ملازم نے اُنکو بمشکل بچا کر بھاگا ✣

شملہ پر بھی مسٹر بالبرڈ صاحب انگریزی رئیس پر اسیطرح حملہ ہوا ہی ✣

مدراس میں حضور شاہزادہ صاحب پرنس آف ویلز کی تقریب میں پندرہ ہزار غریبوں نے کھانا کھایا ✣

کلکتہ میں جو جلسہ ستارہ ہند کا یکم ماہ حال کو ہوا۔ اُسمیں راجہ صاحب جودھپور اور راجہ صاحب جیند ملک پنجاب کو گرینڈ کمانڈر اور مسٹر رابنسن صاحب اور جنرل رامزی صاحب کمشنر المورہ۔ اور راجہ صاحب پٹیالہ۔ اور راجہ صاحب ناہن۔ اور راؤ دادا صاحب رئیس اندور۔ اور جنرل رن دیپ سنگھ اور راجہ گنپت راؤ صاحب۔ اور نواب فیض علیخان کو نائٹ کمانڈر اور مسٹر جیب مین صاحب اور مسٹر بلین سنتھ صاحب اور بابو دیگمبر متر صاحب کو کمپنین کا خطاب دیا گیا ✣

لارڈ نارتھ بروک صاحب گورنر جنرل ہندوستان کی نسبت تحقیق خبر ہی کہ اپریل سنہ حال میں ولایت تشریف لے جائیں گے اور یہہ بھی خبر ہو کہ اُنکی جگہہ لارڈ لٹن صاحب گورنر جنرل ہوکر ہندوستان میں آئیں گے ✣

خوقند۔ ترکستان گزٹ خوقند میں تیسرے مفسدہ کی خبر تصدیق کرتا ہی۔ اِس مفسدہ کا سبب یہہ لکھا ہی کہ خان خوقند نے نئی سپاہ بھرتی کرنے کے لئے حکم دیا تھا۔ اُسپر باشندگان شہر بگڑ گئے۔ اور خان مذکور کے محل پر جا چڑھے اور سرکار (وزیر اعظم) کا مکان بھی جہاں۔ ایک روسی سیاح مہمان تھا گھیر لیا۔ اُس مکان کا بیرونی دروازہ مضبوط تھا اسلئے اُسنے باغیوں کا مقابلہ کیا اِس فرصت کو ملازمان سرکار غنیمت سمجھکر روسیوں کے پاس دوڑے ہوئے گئے جنہوں نے اُنکو باغیوں کو بندوقوں کے ذریعہ منتشر کیا اسکے بعد کے واقعات کی نسبت ترکستان گزٹ میں کچھ نہیں لکھا اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ غالباً روسی اچھے موقعہ میں نہونگے ✣

اڈیسہ سے ایک پیغام تار برقی آیا ہی۔ اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ خوقند میں ایک سخت خطرہ پیش انیوالا ہی جنرل کافمین کی تمام فوج روسی سرحد کی حفاظت نہیں کر سکتی اور جنرل سکوبل بیلاف کی امداد نہیں ہو سکتی۔ منہ

جعلسازی۔ دو پارسیوں نے بمبی کے بنک میں دو جعلی نوٹ تعدادی ۴۰۰۰ ہزار کے بھنائے مگر یہہ فریب اُنکا ظاہر ہو گیا اور دونوں آدمی گرفتار ہوئے اور قریب قریب تمام روپیہ کے وصول ہو گیا ہی ✣

غزل

من تصنیف منشی امام الدین شہباز بشر المذہب المسیحی بٹالہ

اس بھٹکے ہوئے دلکو کچھ آرام نہ آیا۔
انجیل کا جب تک مجھے پیغام نہ آیا۔
افسوس کہ تلبیس میں ابلیس لعین کے۔
ایسا نہ تھا کوئی جو تہ دام نہ آیا۔
جز عیسے مریم نہ فتح پائی کسی نے۔
منصوبۂ شیطان تو کسی کام نہ آیا۔
اس گلشن عالم میں درختان جہاں سے۔
ہاتھ اپنے تو کچھ جز ثمر خام نہ آیا۔
دنیا کے شفیعوں کو بہت غور سے دیکھا۔
جز عیسی مسیح اور کہیں آرام نہ آیا۔
ہو جس سے حیات ابدی لوگوں کو حاصل۔
سو عیسی سوا اور کوئی نام نہ آیا۔
جس شخص کا ہی خون مسیحا پہ توکل۔
روح قدس کا کیا اسکو ہی انعام نہ آیا۔
دربازہی اور وقت ہی آجاؤ مسیح پاس۔
باہر رہیگا جو کوئی تا شام نہ آیا۔
حضرت میں مسیح کی تو بھی چل صدق دلی سے۔
شہباز وہاں سے کوئی ناکام نہ آیا۔

سلام

از تصنیفات حسن علی المتخلص بہ سفیر

سلام اُسپہ جسے حق نے انتخاب کیا۔
مسیح فضل مجسم عطا خطاب کیا۔
شعاع لطف سے مہر سپہر بخشش نے۔
ہر ایک ذرہ خاکی کو آفتاب کیا۔
وُہی ہی راہ وُہی زندگی وُہی حق ہی
اُسی کے حقنے ہمیں مورد ثواب کیا۔
ملول تھا دل مضطر سیرا ر عیسی نے
ملال دور کیا رفع اضطراب کیا۔
پئے نجات تھا غواص بحر ناکامی۔
مگر مسیح کی قدرت نے کامیاب کیا۔
یسوع کی نیکیاں پائی گئیں کہیں بڑھکر
کلیسیا کی خطاؤں کا جب حساب کیا۔
سفیر عالم مطلق نے علم کا اپنے۔
یسوع کو شہر کیا اور اُسی کو باب کیا۔

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مورخہ ۶ جنوری ۱۸۷۶ء

لفٹنٹ جے اے ایل منٹگمری صاحب قایم مقام مہتمم بندوبست جھنگ نے ۶ مہینے کی رعایتی رخصت ۳۰ دسمبر ۱۸۷۵ء سے حاصل کی +

ای ایل بڈمین صاحب قایم مقام اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ڈیرہ اسمعیل خان تا ایام رخصت لفٹنٹ منٹگمری صاحب کے قایم مقام مہتمم بندوبست جھنگ مقرر ہوئے +

لالہ موتی رام صاحب سپرنٹنڈنٹ ریاست لباگرانو کو صیغہ فوجداری میں اختیارات مجسٹریٹ درجہ دوم اور صیغہ دیوانی میں ۳۰۰ روپیہ تک کے ہر قسم کے مقدمات تجویز اور فیصل کرنیکے اختیارات تفویض ہوئے۔ یہہ اختیارات وہ ریاست مذکور میں استعمال کرینگے +

ڈبلیو جے بگنین صاحب ہیڈ ماسٹر ضلع سکول لاہور نے ۴۸ دن کی رعایتی رخصت ۲۶ نومبر ۱۸۷۵ء سے حاصل کی بابو چندر ناتھ صاحب سکنڈ ماسٹر ضلع سکول لاہور تا ایام رخصت بگنین صاحب کے قایم مقام ہیڈ ماسٹر ضلع سکول لاہور مقرر ہوئے +

جے ٹرنبل صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۱۱ تاریخ ماہ حال کو فرلو رخصت سے بمبی میں واپس آئے اور انکو اپنے عہدہ پر آنے کے واسطے معمولی ضمنی رخصت عطا ہوئی +

کرنیل ایچ این ملر صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس لودہانہ علاوہ اپنے کام کے بطور انتظام چندروزہ حلقہ لاہور کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل مقرر ہوئی +

سی جے ہیسٹنگز صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور نے ۹ مہینے کی رخصت مڈیکل سارٹیفکٹ پر یورپ جانیکے واسطے حاصل کی +

حسب منشاء دفعہ ۷۔ ایکٹ چیف کورٹ پنجاب مجریہ ۱۸۶۶ء کے صاحبان جج چیف کورٹ نے مسٹر ایف ڈبلیو بولگ صاحب کو تاریخ ہذا سے مسٹر کلفرڈ صاحب کی غیر حاضری تک ڈپٹی رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب مقرر فرمایا +

لودیانہ

۱۱ جنوری کی خبر قابل دید ہی اور وہ یہہ ہی کہ جو جلسہ برائے چندہ قایم کرنے شفاخانہ زنانہ کے ۱۴ جنوری کو ہوکر پھر ۱۱ تاریخ پر آرہا تھا اُسکی کیفیت لکھتے ہوئے ہنسی آتی ہی +

اسیواسطے آج ہمسے وہ کیفیت بھی نہیں لکھی جاتی خیر پھر کبھی ضرور لکھینگے +

یہاں کے لوگوں نے کسقدر چندہ بدین نیت جمع کیا ہی کہ بروز تشریف آوری حضور شاہزادہ صاحب پرنس آف ویلس کچھ آتش بازی چھوڑی جاوے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا